بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۸/۶۳ | ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۱۸ صلح ۱۳۵۳ ہش ۱۸ جنوری ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۴

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۷ صلح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• ربوہ ۱۷ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

• محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور کئی دنوں سے بعارضہ زکام و بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کو اپنے فضل سے صحتیاب فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

• مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ (سابق سردار مہر سنگھ) جو مجلس نصرت جہاں کے تحت غانا مغربی افریقہ میں طبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں گذشتہ دنوں بیمار ہوگئے تھے۔ غانا میں مجلس نصرت جہاں کے ایک ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے ان کا اپریشن کیا تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ ان کی مکمل بحالیٔ صحت کے لئے احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔

• محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب فضلِ عمر ہسپتال ربوہ (اہلیہ محترمہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ) مختلف عوارض کی وجہ سے عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احبابِ جماعت سے انکی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرنا ضروری ہے

اگر اسکی راہ میں مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرنا چاہیئے

"یہ بھی یاد رکھو کہ یہی شہادت نہیں کہ ایک شخص جنگ میں مارا جائے بلکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دکھ درد اور مصیبت کو اٹھانے کے لئے مستعد رہتا ہے اور اٹھاتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی، اس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کرلیتا ہے۔ جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے۔ شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نہ مرا اللہ کی راہ میں اور نہ تمنا کی مرگیا وہ نفاق کے شعبہ میں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنا دنیا کی زندگی سے وہ مقدم نہ کرے۔ پھر یہ کیسا گراں مرحلہ ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دنیا کی حیات کو عزیز سمجھا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے کے یہ معنے نہیں کہ انسان خواہ مخواہ لڑائیاں کرتا پھرے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام اور اوامر کو اس کی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرے اور پھر اپنے دل میں غور کرے کہ کیا وہ دنیا کی زندگی کو پسند کرتا ہے یا آخرت کو۔ اور خدا کی راہ میں اگر اس پر مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو وہ ایک لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرے اور اگر جان بھی دینی پڑے تو تردد نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۳، صفحہ ۸۴)

جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ویں مجلسِ مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۹-۳۰-۳۱ امان ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲۹-۳۰-۳۱ مارچ ۱۹۷۴ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

محبوب عالم خالد
سیکرٹری مجلس مشاورت

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ماہ صلح ۱۳۵۳ھش

حقیقی مومنوں پر خدا تعالیٰ کا احسان عظیم

انسان کی جان جس پر اسکی بقاء کا دارومدار ہوتا ہے اور اس کا وہ مال جس سے وہ دنیا میں زندہ رہنے اور زندگی آرام و آسائش سے گزارنے کے سامان کرتا ہے اُس کی اپنی ملک نہیں ہوتا بلکہ جان اور مال کا اصل اور حقیقی مالک خدا ہی ہوتا ہے کیونکہ وہی یہ دونوں چیزیں اسے عطا کرتا ہے۔ جان بھی وہی دیتا ہے اور وہ مال جو انسان اس دنیا میں کماتا ہے اُسی کی عطا کے نتیجہ میں اسے ملتا ہے۔ انسان اگر زندہ ہے تو اس لئے کہ خدا نے اسے زندگی عطا کی ہوئی ہے اور اگر وہ مالدار ہے تو محض اس لئے کہ خدا نے اپنے فضل سے اسے مالدار بنایا ہے۔ جان اور مال ان دونوں کے حصول پر انسان از خود قادر نہیں ہے۔ ان دونوں کا عطا ہونا خدا کے ارادے اور اسکی مشیت پر منحصر ہے۔

جان اور مال خدا تعالیٰ کافر اور مومن دونوں کو عطا کرتا ہے۔ انہیں عطا کرنے میں وہ تفریق اور امتیاز نہیں برتتا۔ لیکن کافروں کو جان اور مال عطا کرنے کے بعد وہ انہیں انکے حال پہ چھوڑ دیتا ہے۔ وہ مال رکھنے اور اس میں اضافہ ہونے کے باوجود خسران مبین میں مبتلا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اسکے مومنوں کو جان اور مال عطا کرنے کے بعد وہ انہیں انکے حال پر نہیں چھوڑتا بلکہ انہیں اور زیادہ نوازنے اور اپنے افضال و انعامات کی بارشیں اُن پر برسانے کے لئے اپنے حُسن و احسان کے جلوے ان کے لئے ظاہر کرتا ہے۔ حسن و احسان کے ایک ایک عظیم جلوہ کے طور پر وہ اپنی ہی عطا کردہ جان اور اپنے ہی عطا کردہ اموال کو ان سے خریدنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جان اور مال ہوتے اُسی کے ہیں پھر بھی مزید احسان کے رنگ میں وہ ان سے کہتا ہے کہ اپنی جانیں اور اپنے اموال میرے ہاتھ بیچ دو۔ اور جب وہ جان اور مال اس کے حضور میں پیش کر دیتے ہیں تو اسکی قیمت اپنے پاس سے ادا کرتا ہے اور اتنی ادا کرتا ہے کہ دنیا کے تمام خزانے بھی مل کر یعنی جتنا سونا اور چاندی اور جواہرات اور دیگر بیش قیمت معدنیات اس زمین میں دفن ہیں اگر وہ سب بیک وقت باہر نکل آئیں تو بھی وہ اُس قیمت کے مقابلہ میں انتہائی حقیر اور ذلیل ثابت ہوئے بغیر نہ رہیں۔ کیا ہے وہ قیمت؟ اللہ تعالیٰ اُس بے اندازہ بے قیاس اور بے حد و بے حساب قیمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط . . . فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبہ آیت ۱۱۱)

اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور انکے مالوں کو اس وعدہ پر خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ . . . پس (اے مومنو!) اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے کیا ہے اور یہی وہ بڑی کامیابی ہے جس کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔

کتنا عظیم الشان فضل اور احسان ہے مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا کہ خود اپنی ہی عطا کو ان سے واپس نہیں لیتا بلکہ ان سے خریدتا ہے اور پھر قیمت بھی وہ دیتا ہے کہ جو بے اندازہ بے قیاس اور بے حد و بے حساب ہوتے ہوئے ان کے وہم و گمان سے بھی بالا اور انتہائی ارفع و اعلیٰ ہے۔ کتنا مبارک، کتنا نفع مند اور کتنا خوش کر دینے بلکہ خوشیوں سے بھر دینے والا یہ سودا ہے! اور کتنے مبارک، کتنے خوش قسمت اور کتنے خوش بخت و خوش نصیب ہیں وہ مومن جن سے ان کا محسن خدا یہ سودا کرتا ہے اور وہ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ کے مصداق قرار پاتے اور فوزِ عظیم کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ یہ فوزِ عظیم کافروں کو تو نصیب ہو ہی نہیں سکتی مومنوں میں سے بھی انہیں کو یہ نصیب ہوتی ہے جن سے یہ سودا کرنیکا وہ فیصلہ کرتا ہے۔ آج یہ سودا کرنے کے لئے اس نے ہمیں منتخب کیا ہوا ہے۔ یہ سراسر اس کا فضل و احسان ہے کہ اس کی نگاہِ انتخاب ہم پر پڑی ہے اور یہ فوزِ عظیم اُس نے ہمارے اور صرف ہمارے ہی نصیب میں لکھ چھوڑی ہے۔ آج اُس نے ایک بار پھر ہمیں یہ سودا کرنے اور اس سودے کے نتیجہ میں فوزِ عظیم سے ہمکنار ہونے کے لئے پکارا ہے تا دنیا دیکھے کہ اُن کے یہ منتخب بندے کس والہانہ انداز میں لبیک لبیک کی صدائیں بلند کرتے ہوئے اپنی جانیں اور اپنے مال اُس کے حضور میں پیش کر دکھاتے ہیں۔

نائیجیریا میں اسلام کی پیشقدمی زور شور سے جاری ہے

اسلام کی اس روز افزوں ترقی نے عیسائیوں کو خوفزدہ کر رکھا ہے

جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کے نمائندے محترم الحاج عبد العزیز ابیولا کی ایمان افروز تقریر

ربوہ ۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۳ء کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صبح کے اجلاس میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کے معمر و بزرگ نمائندے محترم جناب الحاج عبد العزیز ابیولا نے (جو وہاں کی جماعت کے نائب صدر ہیں) انگریزی میں ایک بہت ہی ایمان افروز تقریر کی جو ہزاروں ہزار سامعین کیلئے ازحد ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی اور انہوں نے پُرجوش اسلامی نعرے لگا کر آپ کا پُرخلوص و پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ آپ کی تقریر کا اُردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"برادران کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے فضل سے ایسے سامان کئے کہ نائیجیریا کو بھی اس مقدس و بابرکت جلسہ میں نمائندہ بھیجنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں اس امر کو اپنی خوش بختی کا موجب سمجھتا ہوں کہ آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں موجود ہوں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری ایک دیرینہ خواہش کو پورا کر کے مجھے فضل و احسان کا مورد بنایا ہے۔ حج بیت اللہ اور مدینہ منوّرہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد میں جناب الٰہی میں یہ دُعا کیا کرتا تھا کہ وہ مجھے اپنے فضل سے مرکز سلسلہ کی زیارت کا شرف بھی عطا کرے۔ سو الحمد للہ خدائے رحیم و کریم نے اپنے فضل سے میری اس دُعا کو قبولیت کے شرف سے نوازا اور آج میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے اس مقدس مرکز میں آپ کے درمیان موجود ہوں۔ میرا دل حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نائیجیریا کی جماعت تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں کسی لحاظ سے بھی پیچھے نہیں ہے۔ ہم نائیجیریا کے عوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں ابلاغ عامہ کے ذرائع ریڈیو اور ٹیلیویژن وغیرہ سے ممکن حد تک فائدہ اٹھانے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے پاکستانی مبلغین اور مقامی مبلغین حقیقی اسلام کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ نائیجیریا میں ریڈیو اور ٹیلیویژن پر اسلامی تعلیمات پیش کرنے کیلئے بالعموم ہمارے مبلغین کو مدعو کیا جاتا ہے اور یہ خدمت وہ بخوشی بجالاتے ہیں۔

لیکن بھائیو! جب ہم عیسائی مشنریوں کو حاصل سہولتوں سے اپنی مساعی کا مقابلہ کرتے ہیں تو یہ ہمیں بہت ناکافی نظر آتی ہیں۔ مثال کے طور پہ نائیجیریا میں عیسائی تنظیموں نے اپنا ایک علیحدہ ریڈیو اسٹیشن قائم کر رکھا ہے جس سے وہ دن رات عیسائیت کا پرچار کرتے ہیں۔ ان کے ہزاروں غیر ملکی اور مقامی مشنری ہیں جنہیں ٹرانسپورٹ وغیرہ کی غیر معمولی سہولتیں حاصل ہیں۔ عیسائی لٹریچر کی اُنکے پاس بھرمار ہے۔ ان لوگوں نے عیسائیت کو پھیلانے اور اسلام کی آواز کو دبانے میں دن رات ایک کر رکھا ہے۔ اسکے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل خاص کے نتیجہ میں عیسائیت ہر لمحہ پسپا ہو رہی ہے اور اسلام لمحہ بہ لمحہ پیشقدمی کرتا چلا جا رہا ہے۔ اسلام کی اس روز افزوں ترقی نے عیسائیوں کو خوفزدہ کر رکھا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ہماری حقیر کوششوں کو قبول کرتے ہوئے انکے عظیم الشان نتائج ظاہر فرما رہا ہے۔ تاہم موجودہ حالات میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ وہاں پاکستانی مبلغین کی تعداد میں اضافہ کیا جائے کیونکہ نائیجیریا ایک بڑا ملک ہے مبلغین کی موجودہ تعداد ملک کی وسعت کے لحاظ سے بہت ناکافی ہے۔ ہر چند کہ نائیجیریا میں بلحاظ آبادی مسلمان اکثریت میں ہیں لیکن بجز جماعت احمدیہ کے وہاں کوئی ایسی تنظیم موجود نہیں ہے جو منظم طریق پر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہو۔ اس لئے وہاں اسلام کے پرچم کو سربلند رکھنے کے لئے تبلیغ کے کام کو وسعت دینا اور موجودہ مساعی کو تیز تر کرنا ضروری ہے۔ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے از حد شکرگزار ہیں کہ حضور نے "نصرت جہاں سکیم" جاری فرما کر نائیجیریا کو اس کی برکات سے متمتع کرنے کا اہتمام فرمایا ہے۔

اے بھائیو! میں اپنے آپ کو آپ کے درمیان موجود پا کر بالکل یوں محسوس کر رہا ہوں کہ میں اپنے ہی گھر میں اپنے بھائیوں کی صحبت سے مستفیض ہو رہا ہوں۔ میں حضور کی شفقتِ بے پایاں اور آپ سب بھائیوں کے حُسنِ سلوک اور مہمان نوازی پر حضور کا اور آپ سب کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ تعالیٰ اَحْسَنَ الْجَزَاء
احمدیت یعنی حقیقی اسلام زندہ باد!"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حج کے احکام اور اُس کا فلسفہ

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب - برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء

(۵)

(۶) "اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ۔ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ۔ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ۔ ذٰلِكَ لِمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ.. .... ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ۔"
(حج ۲۶ تا ۳۰، ۳۳، ۳۴)

ترجمہ:- تحقیق وہ لوگ جو کافر ہیں اور اللہ کے راستہ سے اور بیت اللہ کی طرف جانے سے جس کو ہم نے تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے بنایا ہے۔ روکتے ہیں (حالانکہ وہ فائدہ کیلئے ہے) ان کے لئے بھی جو اس میں بیٹھ کر خدا کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے لئے بھی جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور جو کوئی شخص اس میں ظلم کی راہ سے کوئی کجی پیدا کرنا چاہے گا۔ اس کو ہم دردناک عذاب دیں گے اور یاد کر جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ پر رہائش کا موقعہ دیا اور کہا کہ کسی چیز کو ہمارا شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو پاک کر طواف کرنے والوں کے لئے اور کھڑے ہو کر عبادت کرنے والوں کے لئے اور رکوع کرنے والوں کے لئے اور سجدہ کرنے والوں کے لئے۔ اور تمام لوگوں میں اعلان کر دے کہ وہ حج کے لئے تیرے پاس آیا کریں۔ پیدل بھی اور ایسی سواریوں پر بھی جو لمبے سفر کی وجہ سے دُبلی ہو جاتی ہیں۔ دور دور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی۔ تاکہ وہ ان منافع کو دیکھیں جو ان کے لئے ہیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کو ان نعمتوں کی وجہ سے یاد کریں جو ہم نے ان کو دی ہیں۔ بڑے جانوروں کی شکل میں۔ پس چاہیئے کہ وہ ان کے گوشت کھائیں اور تکلیف میں مبتلا اور نادار کو کھلائیں۔ پھر اپنی میل (یعنی گناہوں کی میل) دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور پرانے گھر یعنی کعبہ کا طواف کریں۔ بات یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اس کے لئے اس کے رب کے نزدیک اچھا ہوتا ہے .... حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت کریگا اس کے اس فعل کو دلوں کا تقویٰ قرار دیا جائے گا۔ یاد رکھو کہ ان قربانیوں سے ایک مدت تک تم کو نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ پھر خدا کے پرانے گھر تک ان کو پہنچانا ضروری ہے" ان سے اگلی آیات میں قربانیوں کی مزید تفصیل دی ہے۔

یہاں بتایا کہ بیت اللہ تمام جہان کے فائدہ کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہاں جانے سے کسی کو روکنا نہیں چاہیئے۔ پھر حج کی فرضیت کا ذکر کیا خواہ انسانوں کو کیسے ہی دشوار گزار راستوں سے آنا پڑے۔ پیشگوئی بھی کی کہ ایسا ضرور ہوگا کہ لوگ ہر طرف سے اور ہر ملک سے اس جگہ آئیں گے اور ان کو اس سے بہت برکات حاصل ہوں گی۔ پھر قربانیوں اور طواف کا ذکر کیا اور شعائر اللہ کی عزت کا۔

حج کے احکام کا فلسفہ:

حج کے تین ہی فرض حصے ہیں۔ احرام باندھنا۔ عرفات میں جا کر ٹھہرنا اور طواف بیت اللہ کرنا۔

احرام باندھ کر سب امیر و غریب ایشیا کے رہنے والے، یورپ کے رہنے والے اور افریقہ کے رہنے والے مسلمان سب ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔ نہ امارت غربت کی تفریق رہتی ہے اور نہ ملک ملک کی۔ سب نے ان سلی سفید چادریں جسم پر لپیٹی ہوتی ہیں۔ لپیٹنے کی طرز بھی ایک ہی ہوتی ہے۔ سر ننگا ہوتا ہے۔ پاؤں میں چپلی جس سے وہ بھی ننگے کے برابر ہی ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی زیب و زینت سے علیحدگی۔ انتہائی سادگی اور یک رنگی۔ اور پھر اسی حالت میں سب کی زبان پر تلبیہ اور ذکر الٰہی۔ جب اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے تلبیہ کہتے ہیں تو عجیب سماں ہوتا ہے۔ گویا عشق الٰہی میں سرمست ایک ہجوم ہے جس کو سر پیر کی خبر نہیں اور وہ خدا کے حضور میں حاضری کا اقرار بلند آواز سے کر رہا ہے۔

اس کیفیت کی انتہا یوم عرفات میں ہوتی ہے۔ لاکھوں انسان ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے خدا کے حضور میں زمین پر پڑے ہوتے ہیں اور ایک ایسا نظارہ پیش کرتے ہیں جو دنیا بھر میں کسی اور جگہ نہیں پایا جاتا وہ باواز بلند اپنی غلامی کا دم بھرتے ہیں۔ ہمیشہ کے لئے خدا کا ہو جانے کا اقرار کرتے ہیں۔ طبائع میں حصول رضائے الٰہی کا ایک جوش ہوتا ہے انفرادی طور پر خواہ ان میں سے کتنے بھی کمزور ہوں اجتماعی طور پر وہ یقیناً درِ مولیٰ پر پڑے ہوتے ہیں۔ اور عشقِ الٰہی کا رنگ رکھتے ہیں۔ ہر شخص کے ایمان کے مطابق اس عشق کا اظہار ہوتا ہے اور مجموعی اثر حیرت انگیز ہوتا ہے کم از کم یہ یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ عرفات کا میدان اس رنگ کے پیدا کرنے کے لئے۔ حج کی حکمت اسی میں پنہاں ہے۔

حج کا تیسرا ضروری حصہ طواف بیت اللہ ہے اس میں گویا یہی لوگ اپنی سرمستی میں خدا کے گرد گھومتے ہیں۔ وہ عاشق اور عاجز کا کرتے ہیں۔ خدا کی رضا کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اس زمین پر گھومتے ہیں جو رسولوں اور حضرت خاتم النبیینؐ کے قدموں کی برکتیں اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس وقت ہر شخص اپنے ایمان اور خلوص کے مطابق ان برکتوں سے حصہ لیتا ہے۔ پھر حج میں قربانی بھی ہے جو انسان کو نفس کی قربانی کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ جانور کی قربانی اپنی ذات میں کچھ نہیں۔ اگر اس کی یہ حکمت انسان کی سمجھ میں نہ آئے اور وہ اپنی جان اپنا مال اپنی عزت اپنا آرام اور اپنا سب کچھ خدا کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔

پھر مشقت کا برداشت کرنا بھی حج کا ایک حصہ ہے۔ زمین پر سوتے ہیں۔ کھانا برائے نام ملتا ہے۔ مختلف مقامات پر تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس سے انسان کو سبق ملتا ہے کہ خدا کے لئے تکلیف برداشت کرنے اور مشقت کا عادی ہونے کے بغیر خدا نہیں ملتا۔

اس میں شیطان پر رمی بھی ہوتی ہے جو اس بات کی اہمیت یاد دلاتی ہے کہ شیطان کو بار بار دھتکارا نہ جائے تو وہ پیچھا نہیں چھوڑتا ہر وقت اس سے چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔

ان کے علاوہ حج میں اور بھی کئی قسم کے فوائد ہیں۔ مختلف ممالک کے لوگوں سے مل کر تجارت کے مواقع معلوم ہو سکتے ہیں۔ اسلام کی سربلندی کی تجویزیں سوچی جا سکتی ہیں۔ مختلف ممالک کے مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی ضرورتوں کا علم ہو سکتا ہے اور ان کو پورا کرنے کی تدابیر سوچی جا سکتی ہیں۔ آپس میں محبت و مروّت کا جذبہ بڑھتا ہے۔ تمام مسلمان ایک ہی رشتہ میں پروئے ہوئے نظر آتے ہیں۔

لیکن ان سب باتوں کے لئے ایمان اور اخلاص کا ہونا ضروری ہے ورنہ یہ موقع ہر سال آتا اور گذر جاتا ہے اور اس سے یہ فوائد حاصل نہیں کئے جاتے۔ خود عرب ملکوں میں انشقاق و افتراق اسی طرح سے چل رہا ہے اور اعلیٰ مقاصد اور ان کے حصول کی کوششوں میں یکجہتی پیدا نہیں ہوتی۔ بہرحال حج اور اس کے احکام کی حکمتیں تو نہایت روشن ہیں۔ ان سے فائدہ نہ اٹھانا اور بات ہے۔

مدینہ منورہ

حج کا تعلق صرف مکہ مکرمہ سے ہے۔ مدینہ منورہ میں روضۂ اطہر پر جانا حج کا حصہ نہیں لیکن کون سا ایسا مسلمان ہے جو اپنے دل میں یہ شدید تڑپ نہ رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ جا کر اپنے محبوب آقا سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر نہ ہو۔ بدقسمتی سے کوئی خاص رکاوٹ پیدا ہو جائے تو اور بات ہے ورنہ اس کے بغیر واپس آجانے کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں آٹھ دن رہ کر چالیس نمازوں کو پورا کرنا خاص ثواب رکھتا ہے۔ بہرحال چونکہ یہ حج کا حصہ نہیں اور میرے اس مضمون میں اس کی گنجائش بھی نہیں۔ اس لئے میں اسے چھوڑتا ہوں۔

اب میں آخر میں حج کی حکمتوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو ارشاد پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"ایسا ہی (یعنی نماز اور روزہ کی طرح۔ ناقل) ایک عبادت حج کی ہے۔ مگر حج ایسا نہیں چاہیئے کہ حرام حلال کا روپیہ جمع ہوا ہو اور اس کو لے کر انسان سمندر کو چیرتا ہوا رسمی طور پر حج کو پورا کر آوے اور اس جگہ کے بولنے والے جو کچھ منہ سے کہلاتے جائیں وہ کہہ کر واپس آجاوے اور ناز کرے کہ میں حج کر آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا جو مطلب حج سے ہے وہ اسی طرح پورا نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فیجی میں تبلیغ اسلام

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج

فیجی مشن

★ اشاعت قرآن کریم کا وسیع پروگرام ★ انگریزی اور ہندی زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت
★ ریڈیو پر تقاریر ★ اہم اجتماعات اور ملاقاتیں ★ سات افراد کا قبول اسلام

از یکم اگست تا ۳۰ رنومبر

جزائر فیجی میں بڑی کثرت سے امریکہ اور یورپ کے سیاح آتے ہیں۔ ان کے لئے فیجی کے طول و عرض میں نہایت شاندار ہوٹل تعمیر کئے گئے ہیں۔ ہوٹل امریکن اور یورپین کمپنیوں کی ملکیت ہیں اور ان کا انتظام بھی انہیں کے ہاتھوں میں ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق پانصد قرآن کریم مترجم انگریزی ربوہ سے منگوائے گئے اور تین بڑے ہوٹلوں یعنی گرینڈ پیسفک ہوٹل "ٹریو ویلاج ہوٹل اور گیٹ وے ہوٹل" میں رکھوائے گئے۔ ان منتظمین نے مکمل تعاون کا ثبوت دیا اور نہایت بشاشت اور مستعدی سے اس مبارک تحفہ کو وصول کرنے کیلئے خاص تقریبات کا اہتمام کیا اور بائبل کیساتھ قرآن کریم کو پورے احترام کے ساتھ ہر کمرے میں رکھا گیا۔ ان تقریبات کے فوٹو لیکر فیجی کے مشہور اور مؤقر روزنامہ "فیجی ٹائمز" میں شائع کئے گئے۔

نئے لٹریچر کی طباعت و اشاعت

اس عرصہ میں دو نئے پمفلٹ تیار کرنے کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے موقعہ ملا ایک عنوان ہے "احمدی مسلمان ہیں" یہ پمفلٹ انگریزی میں ہے اور مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے تحریر فرمایا تھا۔ دوسرا پمفلٹ ہندی زبان میں شائع کیا گیا۔ اس کا عنوان "بابا نانک اور اسلام" ہے۔ جزائر فیجی میں سکھ قوم کے افراد بھی ہیں اور ان کے گوردوارے بھی ہیں انشاء اللہ امید ہے کہ یہ پمفلٹ ان سکھ دوستوں کے لئے مفید ہوگا۔

ریڈیو فیجی پر تبلیغی اور علمی تقاریر

اس دوران ریڈیو فیجی پر خاکسار نے دو تقاریر کیں ایک تقریر کا عنوان "جنگ عظیم اور زار روس کا حال زار" تھا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار" وضاحت سے بیان کیا اور بتایا کہ کس شان سے یہ پیشگوئی جنگ عظیم اول کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ دوسری تقریر کا عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے" تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں تقریریں پسند کی گئیں۔

پاکستان کی امداد کے لئے فنڈ کی فراہمی

وطن عزیز پاکستان میں اگست اور ستمبر کے مہینوں میں جو خطرناک طوفان اور سیلاب آیا۔ اس کی خبریں سن کر بہت تشویش ہوئی اللہ تعالیٰ سے پاکستان کی حفاظت اور استحکام کے لئے دعائیں کیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے ریلیف فنڈ کی جو تحریک فرمائی تھی اس کے مطابق فیجی میں گورنمنٹ سے اجازت لیکر ریلیف فنڈ جمع کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری فیجی جماعت کے احباب نے اس میں بڑی بشاشت اور گرمجوشی سے حصہ لیا۔ چنانچہ ۶۵/- ڈالر کی رقم جمع کر کے پاکستان ہائی کمشنر متعینہ کینبرا (آسٹریلیا) کو بھجوائی گئی یہ رقم پاکستانی روپے کے حساب سے ۵۷۱/۰۰ بنتی ہے۔ پاکستانی ہائی کمشنر نے یہ رقم وصول کر کے بذریعہ خط نہایت ممنونیت اور شکریہ کا اظہار فرمایا۔

تبلیغی اجتماعات اور تقاریر

اس عرصہ میں متعدد اجتماعات منعقد کر کے احباب جماعت اور غیر از جماعت افراد سے خطاب کا موقعہ ملا۔

۱۔ ایک اجتماع فیجی ویسٹرن سائڈ میں "دبری" کے مقام پر کیا گیا جس کا اہتمام ایک غیر از جماعت دوست نے کیا اس موقعہ پر خاکسار نے تقریر کی اور اسلامی ارکان پر اور اس ضمن میں عقائد احمدیت کی صداقت پر روشنی ڈالی۔

۲۔ ایک تقریر ناندی کالج میں کی اس کے پرنسپل صاحب نے خاص دعوت دی اور کالج کے طلباء اور اساتذہ سے خطاب کرنے کیلئے کہا۔ چنانچہ خاکسار نے کالج کے لیکچر ہال میں طلبہ اور اساتذہ سے خطاب کیا اس میں اسلام کی خوبیاں اور روزوں کی فلاسفی اور حکمت بیان کی اس کالج میں سات سو طلبہ ہیں اور جملہ طلباء اور اساتذہ نے دلچسپی اور سکون سے لیکچر سنا۔

۳۔ لٹوکا میں ایک احمدی دوست نے ایک اجتماع کا انتظام کیا اس موقعہ پر لٹوکا جماعت کے جملہ احباب نے نیز غیر از جماعت افراد نے شرکت کی اس موقعہ پر خاکسار نے تقریر کی اور احمدیت کی خصوصی تعلیم بیان کی۔ تقریر کے بعد سوالات کے جوابات بھی دئے صاحب خانہ نے جملہ افراد کے لئے کھانے کا اہتمام بھی فرمایا۔

فیجی کے براڈکاسٹنگ کمیشن کے ممبران سے ملاقات

ریڈیو فیجی میں نئے سال کا پروگرام زیر غور تھا اور آخری مراحل میں سے گذر رہا تھا۔ اس لئے خاکسار نے بعض احباب جماعت کو ساتھ لیا اور وفد کی صورت میں براڈکاسٹنگ ایڈوائزری کمیشن کے ممبران سے الگ الگ ملاقات کی اور ان کو اپنی جماعت کے عقائد اور مساعی سے روشناس کرایا اور قرآن کریم انگریزی اور دیگر لٹریچر بھی انہیں دیا۔ اسی طرح جنرل منیجر ریڈیو فیجی اور ڈپٹی منیجر کے ریڈیو آفس میں باقاعدہ وقت لے کر ملاقات کی ان کو جماعت کی مساعی تفصیل سے بتائیں نیز ان کو بتایا کہ ریڈیو پروگرام میں ہماری جماعت کو مزید وقت دیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مساعی اور ملاقاتوں کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور اب ہم کو پہلے سے دگنا بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ وقت دیا گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

تبادلہ خیالات

۱۔ نیوزی لینڈ سے ایک انجینئر B.D. QUIEG ڈیپوٹیشن پر فیجی گورنمنٹ کی دعوت پر فیجی آئے ہوئے تھے۔ ہمارے ایک احمدی دوست نے ان کو اپنے ہاں دعوت عشائیہ دی۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھیں۔ خاکسار بھی مدعو تھا۔ مقصد یہ تھا کہ ان کو تبلیغ کی جائے چنانچہ اس موقعہ پر اسلام و احمدیت اور عیسائی عقائد پر دو گھنٹے گفتگو ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے بارے میں مختلف غلط فہمیاں دور کرنے کا موقعہ ملا۔ اسلام اور حیات و جنت و دوزخ کے متعلق اسلامی نظریہ قرآن کریم کے محاسن قرآن کریم کا نزول کیسے ہوا مسیح علیہ السلام کی زندگی اسلامی نقطہ نگاہ سے انسان پیدائشی گنہگار نہیں، وغیرہ مسائل زیر بحث آئے۔ دونوں میاں بیوی نے بڑی دلچسپی لی اور متعدد سوالات دریافت کئے اور تسلی بخش جواب ملنے پر بہت خوشی کا اظہار کیا ان کو اسلامی لٹریچر بھی دیا گیا۔

۲۔ ایک میتھوڈسٹ فرقے کے مشنری مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے ہماری لائبریری میں "اسلامی تہوار" پر میرا لیکچر مقرر کیا گیا ہے۔ اس بارے میں آپ سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے انہیں عیدین کے بارے میں تفصیلات بتائیں قربانی کے مسائل بھی بتائے آخر میں اسلام اور عیسائیت پر بھی گفتگو ہوئی۔ ابنیت مسیح کے رد اور بائبل کے الہامی ہونے پر بھی گفتگو کی گئی۔ ان کو اسلامی لٹریچر بھی دیا

تربیتی مساعی

اس عرصہ میں ناندی اور صووا میں بعد نماز مغرب روزانہ درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا گیا۔ رمضان المبارک میں ناندی، بارو اور صووا میں بعد نماز عشاء تراویح با جماعت پڑھائی گئیں۔ اور تراویح کے بعد روزانہ درس قرآن کریم بھی جاری رہا خطبات جمعہ میں بھی ضروری دینی امور جماعتی مسائل بیان کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جمعہ کے اجتماع اور خطبات سے جماعتی تربیت کا کام لیا گیا

ناندی میں یسرنا القرآن کلاس جاری رہی اور طلباء کو یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھایا جاتا رہا۔

نومبائعین

اس دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات افراد نے اسلام و احمدیت قبول کی اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور انہیں دین کے خادم بنائے۔

مبلغین کی آمد و رفت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ۳۰ ر اکتوبر کو فیجی سے پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے احباب جماعت نے صووا ایرپورٹ اور ناندی ایرپورٹ پر ان کو دعا کے ساتھ الوداع کہا۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی ۲۲ ر نومبر کو بخیریت فیجی پہنچے۔ اور اب وہ ان جزائر میں خدمت اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ بالآخر عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائے۔ ان جزائر بلکہ دنیا کے تمام اکناف میں اسلام و احمدیت کو اللہ تعالیٰ غلبہ عطا فرمائے اور اس کی توحید قائم ہو جائے اور اسلام کا ہر جگہ بول بالا ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حج کے احکام اور ان کا فلسفہ

(بقیہ صفحہ ۳)

سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ انقطاع نفس کر کے تعشق باللہ اور محبت الٰہی میں غرق ہو جاوے۔ عاشق اور محبّ جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور اپنا دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے۔ جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک اس کا طواف نہ کرے اُس کا طواف نہیں ہوتا۔ اس کا طواف کرنے والا تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے۔ لیکن اُس کا طواف کرنیوالا نزع ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے۔ عاشق اسکے گرد گھومتے ہیں گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہیں رہی۔ وہ اسکے گرد اگرد قربان ہو رہے ہیں۔"

(تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء بموقعہ جلسہ سالانہ موسومہ کلمہ طیبہ صفحہ ۱۴)

"محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اسکے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کیلئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے۔ اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اسکے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اُسکے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصوّر کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ رُوحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگِ آستانہ کو چومتا ہے اور رُوح اسوقت محبوبِ حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے رُوحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پا کر بھی اس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجرِ اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں۔ ایسا ہی ہم حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔"

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۰، ۱۰۱)

ایک ضروری تصحیح

محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کی تقریر "حج کے احکام اور ان کا فلسفہ" کی پہلی قسط جو الفضل مورخہ ۱۳/۱ میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں صفحہ ۳ کالم ۳ میں تلبیہ کے الفاظ میں کاتب کی غلطی کی وجہ سے ایک جگہ لبّیک کا لفظ حذف ہو گیا ہے۔ صحیح الفاظ یہ ہیں:-

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔ لَبَّيْكَ۔ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ۔ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

جانوروں کا خطرناک
اُپھارہ

"شفائے اُپھارہ" کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ ہر پیکٹ پر گارنٹی۔ فی پیکٹ ۵/۱۔ درجن ۶/-۔ دو درجن یا زائد پر ڈاک خرچ معاف۔ رسالہ مجرب دوائیں مفت طلب کیجئے۔

شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال۔ گمٹ بازار ربوہ

بیالوجی سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا افتتاحی اجلاس

بیالوجی سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا افتتاحی اجلاس ۱۳ جنوری ۱۹۷۷ء کو کالج ہال میں منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد صدر اجلاس رانا تحسین الرحمان صاحب (بی ایس سی سال دوم) صدر بیالوجی سوسائٹی نے مہمان خصوصی ڈاکٹر قریشی لطیف احمد صاحب ایم بی بی ایس کا تعارف کرایا۔ صدر اجلاس کی تعارفی تقریر کے بعد مہمان خصوصی نے بیالوجی کی اہمیت پر دلنشین پیرایہ میں خطاب فرمایا۔

خطاب کے اختتام پر صدر اجلاس نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا جسکے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(احسان محمود گوندل سیکرٹری بیالوجی سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

شناختی کارڈ فوٹو
میں
خاص رعایت
نوید آرٹ سٹوڈیو
نزد ریلوے پھاٹک۔ گولبازار ربوہ

بچوں کی طاقت کی مشہور دوا
بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دانت نکالنے کی تکالیف دستوں، بدہضمی اور مٹی کھانے کی عادت کیلئے بہترین دوا بے بی ٹانک ہے۔ قیمت فی شیشی ۳/- روپے
کینو ڈیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷

پوسٹل لائف
کی بے لوث خدمت!
مکمل تحفظ اور زیادہ منافع

ہمیشہ آگے - اب بھی آگے
پوسٹل لائف انشورنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کی بابرکت تقریب

جلسہ کے انتظامات کی مختصر روداد۔ بیرونی ممالک سے احمدی خواتین کی تشریف آوری

(۲)

رپورٹ حاضری جلسۂ خواتین

۲۶۔ دسمبر پہلا اجلاس	۳۱۹۵۷
" " دوسرا "	۲۱۲۲۱
۲۷۔ دسمبر پہلا اجلاس	۲۰۳۰۳
" " دوسرا "	۲۱۸۴۴
۲۸۔ دسمبر پہلا اجلاس	۱۹۰۲۵
" " دوسرا "	۳۱۲۷۹

سٹیج کی تیاری، کُرسیوں کی فراہمی اور پانی و بجلی کے انتظام میں نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مکمل تعاون کیا گیا۔

سالانہ صنعتی نمائش

یہ نمائش حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک کے نتیجہ میں شروع کی گئی تھی جس کا مقصد احمدی خواتین کو دستکاری کا شوق دلانا اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے ہاتھ سے کام کرکے چندہ دینے کے لئے تیار کرنا تھا۔ اِس مقصد کی تکمیل کے لئے ہر سال لجنہ کی ممبرات اپنے ہاتھ سے سلائی کی مختلف اشیاء بنا کر مرکز میں بھجواتی ہیں۔

امسال بھی حسبِ معمول یہ نمائش بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام لجنہ ہال میں منعقد ہوئی۔

ہاتھ کی کڑھائی، مشین کی کڑھائی۔ اُونی کام نیز دیگر نفیس دستکاری پر مشتمل اشیاء قرینے سے میزوں پر سجائی گئی تھیں۔ منصفین مندرجہ ذیل تھیں:۔

۱۔ بیگم فہمیدہ کھوکھر صاحبہ پرنسپل ٹریننگ کالج لاہور۔

۲۔ بیگم صاحبہ کرنل تقی الدین احمد صاحب

۳۔ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ ٹیچرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق مختلف اشیاء کے سلسلہ میں اوّل، دوم اور سوم آنے والی خواتین کو حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے ہاتھ سے انعامات مرحمت فرمائے۔

اِس نمائش کا افتتاح محترمہ بیگم مجیدہ شاہنوازؒ صاحبہ نے ۲۸ دسمبر کو بوقت دوپہر فرمایا۔

نمائش جلسہ کے تینوں ایام میں کُھلی رہی۔ ٹکٹ اور منافع کی تمام ترآمد اشاعتِ اسلام کے لئے

وقف کی گئی۔

متفرق اہم امور

یہ جلسہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادِ عالیہ کی روشنی میں آرائش و زیبائش کے لحاظ سے منفرد تھا لہٰذا اِس زیب و زینت کا حصّہ دفتر لجنہ اماء اللہ کو بھی میسّر آیا۔ تمام عمارت برقی قمقموں کی روشنی سے بقعۂ نور بنی ہوئی تھی۔ دفتر لجنہ سے ملحق سڑک پر بھی ایک خوبصورت دروازہ آرائش میں اضافہ کر رہا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے نتیجہ میں امسال غیر ملکی وفود نے بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ چودہ بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کی طرف سے مَردوں کے علاوہ تین ممالک سے مندرجہ ذیل احمدی خواتین بھی تشریف لائیں:۔

۱۔ محترمہ قانتہ خان صاحبہ صدر لجنہ مغربی جرمنی۔

۲۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ لٹکو کا فجی۔

انڈونیشیا سے مندرجہ ذیل ۲ دو خواتین جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے عازمِ پاکستان ہوئی تھیں لیکن ویزا میں تاخیر کی وجہ سے بروقت نہ پہنچ سکیں:۔

۱۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ یحیٰ اپنتو صاحب

۲۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مولانا ابوبکر ایوب صاحب مرحوم۔

بیرونی ممالک سے تشریف لانے والی احمدی خواتین کو خوش آمدید کہنے کے لئے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دولت کدہ پر ایک عصرانہ منعقد کیا گیا جس میں انگریزی، انڈونیشی اور اردو زبان میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ غیر ملکی خواتین کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتینِ مبارکہ سے متعارف کرایا گیا۔ بعد ازاں فواکہات اور مشروبات سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

سٹور لجنہ (جس میں مختلف ضروریات کے مطابق برتن موجود ہوتے ہیں) میں امسال بہت کمی محسوس کی گئی لہٰذا لجنات کو تحریک کی گئی کہ وہ بالٹیاں، لالٹینیں، ٹوکریاں اور دسترخوان وغیرہ بھجوائیں۔ اِس تحریک کے نتیجہ میں ۲۴ لجنات کی طرف سے ۸۳ عدد بالٹیاں، ۳۰۲ لالٹینیں نیز چادریں، ٹوکریاں، جھاڑو اور دسترخوان وغیرہ بھی موصول ہوئے۔

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ کی بابرکت تقریب اپنی تمام سعادتوں اور عظمتوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو پیش از بیش برکتوں سے متمتع ہونے کی سعادت عطا فرماتا رہے اور خدمت کرنے والوں کے جذبۂ خدمت میں اضافہ فرماتا رہے۔

آمین اللّٰھم آمین

بشریٰ بشیر
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

عالمی احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے نئے عہدیدار

۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء کو عالمی احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا اجلاس ربوہ میں منعقد ہوُا تھا جس میں ایسوسی ایشن کے نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مندرجہ ذیل عہدیداروں کے تقرر کی منظوری عنایت فرمائی ہے:۔

صدر:۔ محترم کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب۔ لاہور۔
نائب صدر:۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ
سیکرٹری:۔ محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی۔ ربوہ
اسسٹنٹ سیکرٹری:۔ محترم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب زاہد۔ سرگودہا

تقریبِ شادی

۲۱ دسمبر ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے برادرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی سابق مبلغ ملائیشیا کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ سیدہ طیبہ باقر صاحبہ بنت مکرم سید محمد باقر صاحب کاتب بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر فرمایا۔

دولہا حضرت حافظ عبدالسمیع صاحب امروہیؓ کے بیٹے ہیں اور دلہن حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ کی پوتی ہیں۔

۲۲ دسمبر کو برادرم مولوی بشارت احمد صاحب نے دعوتِ ولیمہ دی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس شادی کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(حبیبہ خاتون اہلیہ مکرم لطیف احمد منصوری مرحوم۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

گمشدہ عینک:۔

بتاریخ ۱۴ جنوری بوقت شام کالج سے دارالصدر جاتے ہوئے ایک عینک غالباً ریلوے کراسنگ کے نزدیک یا کہیں اور گر گئی ہے جس دوست کو ملے براہِ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں:۔

(مسعود احمد عاطف۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

لاہور کے احباب سے معذرت

کل مورخہ ۱۶/۱/۷۴ کو بس نے لاہور کا بنڈل نہیں اُٹھایا اِس لئے مورخہ ۱۷/۱/۷۴ کا پرچہ لاہور میں بروقت تقسیم نہیں ہو سکا۔ خاکسار جملہ احباب سے معذرت خواہ ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴